ضرورت وحاجت

حالت اضطرار تعریف ومصداق اور احکام ومسائل

مولانامفتی محمد شفیق عارف

دارالافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

کیافرماتے ہیں علماء دین مفتیان شرع متین بیچ اس مسئلہ کے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا کوئی مسلمان شہری اپنے آپ پر اسلامی شریعت کی حالتِ اضطرار کا اطلاق کرے اور اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلامی حدود سے تجاوز یا منکرات کا ارتکاب کرے۔ مثلاً کسی رسالے کا پبلیشر اپنے آپ کو حالتِ اضطرار میں سمجھ کر اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے نامحرم خواتین کی نیم عریاں تصاویر والے اشتہارات اور سودی کاروبار کرنے والے بنکوں کے اشتہارات شائع کرے تو سوال یہ ہے کہ:

(الف) کیا اسلامی جمہوریہ پاکستان کے معاشرے میں حالتِ اضطرار کے شرعی عوامل موجود ہیں اگر ہیں تو اس طرح ہمارے معاشرے میں رشوت، فحاشی، بے حیائی، اقرباپروری، جھوٹ منکرات کا مرتکب مسلمان گناہ گار ہوگا یا نہیں؟

(ب) اگر حالت اضطرار کی شرائط پوری نہیں ہوتیں تو اخبارات ورسائل میں نامحرم خواتین کی نیم عریاں تصاویر شائع کرنے والا پبلشر شرعی اعتبار سے کس نوعیت کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

برائے مہربانی تفصیلی جواب سے مستفیض فرمائیں۔ نیز یہ بھی واضح کریں کہ حالت اضطرار کیا اور ان پر دورانیہ کیا ہے اور کن افراد پر لاگوں ہوتا ہے!عبدالصمد ، محمد اشرف لودھی

۳۸-Cبلاک ۱ نارتھ ناظم آباد کراچی.

الجواب ومنہ الصدق والصواب :

واضح رہے کہ تصویر کا بنانا اور بنوانا جس طرح ناجائز اور گناہ کبیرہ ہے اسی طرح تصویر چھاپنا اور چھپوانا بھی ناجائز اور گناہ کبیرہ ہے۔ احادیث میں تصاویر بناتے بنوانے والے دونوں کے لئے وعید آئی ہے چنانچہ حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان الذین یصنعون ھذہ الصور یعذبون یوم القیا مۃ یقال لھم احیوا ماخلقتم . (مسلم شریف ج ۲ ص ۲۰۱)

ترجمہ: جولوگ تصویر بناتے ہیں ان کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اوران سے کہا جائے گا کہ جو تصاویر تم نے بنائی ہیں ان میں روح ڈالو اور زندہ کرو۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ان من اشد الناس عذابا یوم القیامۃ المصورون ، (مسلم ص ۲۰۵/۲۱)

ترجمہ: بلاشبہ جن لوگوں کو قیامت کے دن شدید ترین عذاب ہوگا ان میں تصویر بنانے والے بھی ہوں گے۔

جس طرح تصویر کا بنانا اور بنوانا بغیر ضرورت شرعی کے حرام ہے اسی طرح تصاویر چھاپنا اور چھپوانا بھی ناجائز اور حرام ہے۔ جو حضرات اپنے رسالوں، اخبارات وغیرہ میں تصاویر چھاپتے ہیں وہ امر حرام کا ارتکاب کر رہے ہیں اور اپنے گناہوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔

بہت تعجب ہوتا ہے ایسے لوگوں پر جو کہ اضطراری حالت'' کا مفہوم سمجھے بغیر اپنے معاملات میں اضطراری حالت کی آڑ لے کر اس کے پیچھے صریح حرام کام کئے جا رہے ہیں کہ یہ نہیں سوچا کہ جس قاعدے کو ہم اپنے اغراض ومقاصد کی تحصیل کے لئے استعمال کر رہے ہیں آخر اس کے حدود آربعہ کیا ہیں۔ ''الضرورات تبیح المحظورات'' کا قاعدہ وضع کرنے والوں نے شریعت اسلامیہ کی کن نصوص وروایات سے اس قاعدہ کو اخذ کیا ہے کہ ضرورت کے شرعی مفہوم اور ان حضرات کی مفروضہ ضرورت کے مفہوم کے درمیان کوئی مناسب بھی ہے کہیں اس لئے انسانی حاجت وضرورت، حاجت اضطرار منفعت کا جان لینا ضروری ہے تا کہ حالتِ اضطرار کا سمجھنا آسان ہو جائے۔ نیز یہ کہ حالتِ اضطرار کس صورت میں پائی جاتی ہے اور مسئولہ صورت کس درجہ میں داخل ہے۔

علامہ جمہوریؒ شرح الاشباہ والنظائر میں انسانی ضرورت کے پانچ درجے بیان کئے ہیں۔

(۱) ضرورت، (۲) حاجت، (۳) منفعت، (۴) زینت، (۵) فضول۔

(۱) ضرورت: ضرورت کی تعریف یہ ہے کہ اگر ممنوع وحرام شئی کا ارتکاب نہ کیا جائے تو یہ شخص ہلاک یا قریب الہلاک ہو جائے گا یا اس کا کوئی عضو تلف ہو جائے گا۔ ضرورت کی یہی صورت اضطرار کی ہے اسی حالت میں ممنوع اور حرام اشیاء کا استعمال (شرائط کے ساتھ) جائز ہے ورنہ نہیں۔

(۲) حاجت: ضرورت کا دوسرا حصہ حاجت کا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ممنوع اشیاء کا استعمال نہ کیا جائے تو ہلاکت کا خطرہ تو نہیں ہے لیکن مشقت اور شدید تکلیف کا خوف ہے۔ یہ صورت اضطرار میں داخل نہیں ہے۔ اس ضرورت کے تحت عبادات میں اسلام نے بعض سہولتیں دی ہیں۔ مثلاً مسافر کے لئے ایک میل کی مسافت میں اگر پانی نہ ملے تو تیمم کی اجازت ہے۔ حالت سفر میں نماز کو قصر کرنا، روزہ نہ رکھنے کی اجازت بیماری میں بیٹھ کر نماز پڑھنا اسی ضرورت کے تحت مشروع ہیں لیکن ضرورت کی اس قسم میں حرام چیزوں کا استعمال کرنا بنص قرآنی جائز نہیں۔

(۳) منفعت: ضرورت کی تیسری قسم یہ ہے کہ کسی چیز کے استعمال کرنے سے اس کے بدن کو فائدہ پہنچے گا، لیکن نہ کرنے سے کوئی خاص تکلیف یا ہلاکت کا خطرہ نہیں جیسے عمدہ کھانے، عمدہ لباس، مقوی غذائیں، کاروبار میں زیادہ سے زیادہ نفع کمانا، ضرورت کی اس قسم میں کوئی حرام شئی حلال ومباح نہیں ہوتی اگر جائز طریقے سے یہ منافع حاصل ہو جائے تو بہتر ہے اگر ناجائز اور امور غیر شرعیہ کا ارتکاب کرنا پڑے تو جائز نہ ہوگا۔

(۴) زینت: ضرورت کی اس قسم میں جس سے بدن کو کوئی خاص تقویت تو نہیں ملتی محض تفریح نفس اور خودکش عیشی حاصل ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی ضرورت کے لئے ناجائز وممنوع اشیاء کا استعمال ناجائز ہوگا۔ مثلاً مرد کے لئے ریشمی کپڑا، سونے کی انگوٹھی، گلے میں

سونے کا ہار، ناپاک اور شراب آمیز اشیاء کا استعمال۔

(۵) فضول: یہ ضرورت کی ادنیٰ قسم ہے جو کہ زینت اور مباح سے بھی زائد ہے۔ محض ہوس اور نفس کی اتباع ہے، لہٰذا اس کے لئے کوئی حرام شئی حلال نہ ہوگی۔ جیسے ٹی وی، وی سی آر اور دوسرے آلاتِ لہو ولعب۔ (ملاحظہ ہو شرح الاشباہ والنظائر ص ۱۱۹ ج ۱)

ان پانچ صورتوں میں سے صرف پہلی صورت ''اضطرار'' ہے جس کے اندر جان بچانے کی مقدار حرام اشیاء کا استعمال جائز ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ باقی چاروں صورتوں کو اشیاء کا استعمال جائز نہیں حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

یہ حالتِ اضطرار نہیں ہے بلکہ یہ زیادہ سے زیادہ پیسے کمانے کی کوشش ہے جو کہ منفعت میں داخل ہے۔ جس کے اندر حرام کام کرنے کی شرعاً ہرگز اجازت نہیں ہے تصاویر نہ چھاپنے سے نہ کوئی چیز مرتا ہے اور نہ ہی کوئی مرگا اور نہ ہی کسی کا کوئی عضو تلف ہوتا ہے تو پھر اس کو اضطرار کی کس طرح قرار دیا جاسکتا ہے؟ یہی حکم سودی اداروں کے اشتہارات شائع کرنے کا ہے۔

بہر حال تصاویر کا چھاپنا بھی ناجائز و حرام ہے اور یہ اشاعت فاحشہ میں داخل ہے۔ اور ایسا کرنے والے امرِ حرام کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے گناہگار ہیں۔ ان پر لازم ہے کہ خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی خلاف ورزی نہ کریں جو صریح حرام ہے۔ اس کے ارتکاب سے اپنے آپ کو بچائیں اور چند روزہ زندگی کی خاطر اپنی آخرت برباد نہ کریں۔ فقط!!!

☆.....☆.....☆.....☆.....☆.....☆

فحش گوئی کے نقصانات

☆........ فحش گوئی ایمان کی ضعیف اور دین کی قلت کی دلیل ہے۔

☆........ یہ فطرت کی خباثت کی علامت ہے۔

☆........ فحش گو سے دوست اور باعزت لوگ دور رہتے ہیں۔

☆........ ایسے شخص کو یا تو بار بار معافی مانگنی پڑتی ہے یا لوگوں سے اس کی لڑائی ہوجاتی ہے۔

☆........ اس کی زبان سے مسلمانوں بلکہ سارے ہی انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

☆........ ایسا شخص انسانوں کی نظر میں ذلیل ہو کر رہ جاتا ہے۔

☆........ وہ معاشرے میں فحش گوئی پھیلانے کا ذریعہ بنتا ہے۔

☆........ اس کی آخرت تباہ ہوجاتی ہے۔

حضرت ابراہیم بن میسر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''فحش گو کو قیامت کے دن کتے کی صورت میں لایا جائے گا''۔ (نضرۃ النعیم)